57

سلسلة اربعینیات الحدیث النبوی

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي أَحْكَامِ الْوَصَايَا وَمَسَائِلِهِ

قال رسول اللہ ﷺ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین

احکام و مسائل وصایا

تالیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی



ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ امرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

سلسلة أربعينات الحديث النبوي

57

أربعون حديثًا

في أحكام الوصايا ومسائله

اربعین

احکام ومسائل وصایا

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعین احکام و مسائل وصایا

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خودساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

’’اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔‘‘

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشورى: 52]

’’(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

’’اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔‘‘

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ’’فتح القدیر‘‘ میں لکھتے ہیں کہ ’’بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ‘‘ کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیة ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۞ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْكُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ" [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔)) [2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخْرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْأَرْبَعُوْنَ فِي أَحْكَامِ الْوَصَايَا وَمَسَائِلِهِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

عبادت میں احسان پیدا کرو

حدیث 1

((عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَوْصِنِیْ! فَقَالَ: أُعْبُدِاللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، وَاعْدُدْ نَفْسَكَ مِنَ الْمَوْتٰى، وَاذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَعِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ، وَإِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاعْمَلْ بِجَنْبِهَا حَسَنَةً، السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ. ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَمْلَكِ النَّاسِ مِنْ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَخَذَ بِطَرَفِ لِسَانِهٖ، فَقُلْتَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ كَأَنَّهُ يَتَهَاوَنُ بِهٖ ـ فَقَالَ النَّبِيَّ ﷺ: وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا هٰذَا وَأَخَذَ بِطَرَفِ لِسَانِهٖ.)) [1]

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت کیجیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عبادت ایسے کیا کرو جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو، خود کو فوت شدگان میں شمار کرو، ہر شجر و حجر کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اگر گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً بعد میں نیکی کیا کرو، پوشیدہ کے عوض پوشیدہ اور علانیہ کے عوض علانیہ۔ نیز ارشاد فرمایا: کیا آپ کو وہ چیز نہ

[1] الترغیب والترھیب، رقم: 2870۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

بتاؤں جولوگوں کواس (گناہ) سے بالکل محفوظ کرسکتی ہے؟ میں بولا ضرور یارسول اللہ ﷺ! آپ نے اپنی زبان کو پکڑلیا، میں خاطر میں نہ لاتے ہوئے پھر آپ سے پوچھنے لگا تو نبی کریم ﷺ نے دوبارہ اپنی نوکِ زبان پکڑنے کے بعد فرمایا: یہی چیز لوگوں کونتھنوں کے بل دھکیلتے ہوئے جہنم میں پھینکے گی۔''

قبروں کوسجدہ گاہ مت بناؤ

حدیث 2

((وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُتَوَفّٰى بِخَمْسٍ لَيَالٍ ، خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيكُمْ إِخْوَةٌ وَأَصْدِقَاءُ ، وَإِنِّيْ أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ أَتَّخِذَ مِنْكُمْ خَلِيْلًا ، وَلَوْ أَنِّيْ اِتَّخَذْتُ مِنْ أُمَّتِىْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا ، إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِىْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا ، وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ فَلَا تَتَّخِذُوْا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدَ فَإِنِّيْ أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ .))[1]

''اورحضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پانچ رات قبل آپ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! تم میں چند میرے بھائی اور چند ساتھی ہیں، میں اللہ تعالی کے ہاں ہر کسی کی دوستی سے براء ت کا اعلان کرتا ہوں ۔ اگر میں نے کسی کودوست بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا، ویسے ہی مجھے بنالیا ہے۔تم سے قبل کچھ ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء و

[1] صحيح ابن حبان :334/14۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

صالحین کی قبروں کوسجدہ گاہ بنالیا تم ان کی قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ، میں تمہیں ان کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے منع کرتا ہوں۔''

دکھاوا مت کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾﴾ (الكهف: 110)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں تو بس تمھاری ہی طرح بشر ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا الٰہ صرف ایک الٰہ ہے، پھر جو شخص کہ اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائے۔''

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟ قَالَ: قُلْنَا: بَلٰى، فَقَالَ: الشِّرْكُ الْخَفِيُّ، أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ.))[1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسیح دجال کے ذکر میں مشغول تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: کیا تمہیں مسیح

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، رقم: 4204، صحيح الترغيب والترهيب، رقم: 27، المشكاة، رقم: 5333.

دجال سے زیادہ خطرناک چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرماتے ہیں: کیوں نہیں؟ آپ ﷺ ارشاد فرمانے لگے: پوشیدہ شرک اور وہ یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے کی نظر پڑنے پر اپنی نماز خوبصورت انداز سے ادا کرنے لگ جائے۔''

دس کاموں کی وصیت

حدیث 4

((وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: اَوْصَانِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ ، قَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ ، وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ ، وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ ، وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ ، وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، وَإِيَّاكَ مِنَ الْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ ، وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مُوْتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ ، وَأَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ ، وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا ، وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ .))[1]

''اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس امور کی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تو نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرانا، اگرچہ تجھ کو قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے، ہرگز والدین کی نافرمانی نہیں کرنی، اگرچہ وہ تجھ کو حکم دیں کہ تو اپنے اہل و مال سے نکل جائے،

[1] مسند أحمد: 238/5، رقم: 22425۔ شیخ حمزہ زین نے اسے "صحیح الإسناد" قرار دیا ہے۔

جان بوجھ کر ہرگز فرضی نماز کو ترک نہیں کرنا، کیونکہ جس نے جان بوجھ کر فرضی نماز ترک کر دی، اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہو جائے گا، تو نے ہرگز شراب نہیں پینی، کیونکہ وہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے، نافرمانی سے بچنا، کیونکہ نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے، لڑائی والے دن بھاگنے سے بچنا ہے، اگرچہ لوگ مر رہے ہوں، جب لوگ کثرت سے موت میں مبتلا رہے ہوں، جبکہ تو ان میں موجود ہو تو تو نے ثابت قدم رہنا ہے، اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اہل وعیال پر خرچ کر، ان کو ادب سکھانے کے لیے اپنی لاٹھی کو ان سے دور نہ کر اور ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈرا۔“

قیام اللیل کو اپنا معمول بناؤ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ (السجدة : 16، 17)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور ہم نے انھیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے، اس عمل کی جزا کے لیے جو وہ کیا کرتے تھے۔“

حدیث 5

((وَعَنْ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ ، وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى

اللّٰهِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ، وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ.)) ❶

''اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیام اللیل کو اپنا معمول بناؤ کیونکہ یہ تم سے قبل کے صالحین کا طریقہ ومعمول رہا ہے اور یقیناً رات کا قیام اللہ کے قریب کرنے، گناہ سے دور کرنے، گناہوں کو مٹانے اور بدن سے بیماری ختم کرنے کا باعث ہے۔''

دوران نماز چند کاموں کی ممانعت

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِثَلَاثٍ، وَنَهَانِي عَنْ ثَلَاثٍ؛ أَمَرَنِي بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى كُلَّ يَوْمٍ، وَالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَنَهَانِي عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيكِ، وَإِقْعَاءٍ كَإِقْعَاءِ الْكَلْبِ، وَالْتِفَاتٍ كَالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ.)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین کاموں کا حکم دیا اور تین کاموں سے منع فرمایا: روزانہ چاشت کی دو رکعتوں، سونے سے قبل وتر ادا کرنے اور ہر ماہ تین روزے رکھنے کا حکم دیا اور مرغ کی طرح ٹھونک مارنے، کتے کی طرح بیٹھنے اور لومڑ کی طرح ادھر ادھر مڑ کر دیکھنے سے منع فرمایا۔''

---

❶ سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3549، إرواء الغليل، رقم: 452، المشكاة، رقم: 1227، رقم: 1227۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح حسن'' کہا ہے۔

❷ مسند أحمد: 311/2۔ شیخ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رکوع اور سجدے میں حتی الوسع دعا کیا کرو

حدیث 7

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ، أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ.))[1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کا پردہ اٹھایا اور لوگ ابوبکر کے پیچھے صفوں میں کھڑے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں، جو خود مسلمان دیکھے گا، یا اس کے بارے میں دوسرے کو دکھایا جائے گا، خبردار مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے روک دیا گیا ہے، رہا رکوع تو اس میں اپنے رب کی عظمت وکبریائی بیان کرو اور رہا سجدہ تو اس میں خوب دعا کیا کرو، وہ مقام قبولیت کے لائق تر ہے۔''

دعا میں انہماک پیدا کرو

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتُحِبُّونَ أَيُّهَا

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: 1074.

النَّاسُ أَنْ تَجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَاءِ؟ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلٰی شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ دعا میں انہماک پیدا کرو؟ تو کہا کرو: اے اللہ! اپنا شکر کرنے، اپنا ذکر کرنے اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر ہماری مدد فرما۔''

اللہ ہی سے مدد مانگو اور اسی پر بھروسہ کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴾ (التوبة : 129)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر بھی اگر وہ پھریں تو کہہ دیجیے: مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ أَبِی سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ، مَتٰی يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ؟ فَكَأَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰی أَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهُمْ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا .))[2]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] مسند احمد: 299/2۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن الترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2431، سلسلة الصحيحة، رقم: 2079.

میں کیسے سکون سے رہ سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والا فرشتہ اللہ کے حکم کا منتظر ہے اور اس نے اپنا منہ صور پر رکھا ہوا ہے کہ کب اسے حکم دیا جائے اور وہ صور پھونک دے؟ یہ بات صحابہ کرام پر بڑی گراں گزری تو آپ ﷺ نے ان سے کہا: تم یہ کہا کرو: ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے، ہم اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں۔''

چھوٹا عمل کرو بڑا اجر پاؤ

حدیث 10

((وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدُنْتُ، فَقَالَ: كَبِّرِي اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاحْمَدِي اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَسَبِّحِي اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ، وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ.)) [1]

''اور حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی آسان سا عمل بتادیں کیونکہ میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور کمزور ہوں اور میرا بدن بھی بھاری ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سو دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سو دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا کر۔ یہ عمل اللہ کے راستے میں سو گھوڑے لگام اور زین سمیت وقف کرنے سے بہتر ہے اور سو اونٹ قربان کرنے سے بہتر ہے اور سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔''

[1] سنن ابن ماجة، كتاب الأدب، رقم: 3810، سلسلة الصحيحة، رقم: 3810.

اپنی زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رکھو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵﴾
(العنکبوت: 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ اللہ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔''

حدیث 11

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ، قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.))[1]

''اور حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! میرے اوپر اسلام کی نفلی عبادتیں بہت زیادہ ہوگئی ہیں، لہٰذا مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس پر ہمیشگی اختیار کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہنی چاہیے۔''

موت کو یاد رکھو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ﴾ (آل عمران: 185)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہر کوئی موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔''

حدیث 12

((وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ

---

[1] سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3375، سنن ابن ماجة، رقم: 3793۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ ، اذْكُرُوا اللّٰهَ ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ .))[1]

''اور حضرت طفیل اپنے والد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ ﷺ اٹھ جاتے اور کہتے: اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، قیامت عنقریب قائم ہونے والی ہے، جو بھی زمین میں ہے وہ مرنے والا ہے، جو بھی زمین میں ہے وہ مرنے والا ہے۔''

صدقہ پاکیزہ مال کا کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴾ (البقرة : 172)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں رزق کے طور پر دی ہیں اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔''

حدیث 13

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا ، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾ (المؤمنون : 51) وَقَالَ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

---

[1] سنن الترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم : 2457، سلسلة الصحيحة، رقم : 954.

آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ (البقرة: 172) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَٰلِكَ؟)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو، یقیناً جو تم کرتے ہو، میں اسے خوب جاننے والا ہوں۔'' اور فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں عطا فرمائی ہیں اور اللہ کا شکر کرو، اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، پراگندہ حال، اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے (کہتا ہے) اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور وہ حرام ہی سے پرورش کیا گیا ہے۔ پس کیسے اس کی دعا قبول کی جائے؟''

مومن آدمی سے دوستی رکھو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾

(الزخرف: 67)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''سب دلی دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: 2346.

ہوں گے مگر متقی لوگ۔''

حدیث 14

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ .))❶

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو صرف مومن کو ساتھی بنا اور تیرا کھانا صرف نیک لوگ کھائیں۔''

غصہ ختم کرنے کی وصیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ﴾ (آل عمران : 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (مومن) غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کردینے والے ہیں۔ اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔''

حدیث 15

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي! قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضَبْ .))❷

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کرو، پھر اس نے بار بار پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔''

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، رقم: 4832، سنن ترمذي، رقم: 2519۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ صحيح بخاري، كتاب الأدب، رقم: 6116.

زبان کی حفاظت کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ (النور : 24)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پیر ان کے خلاف، ان اعمال کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے تھے۔''

حدیث 16

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ.)) ❶

''اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! نجات کس چیز میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھ اور اپنے لیے اپنے گھر کو کافی سمجھ اور اپنی غلطیوں (گناہوں) پر رویا کر۔''

فضول کاموں کو چھوڑ و

حدیث 17

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.)) ❷

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی

---

❶ سنن الترمذی، ابواب الزهد، رقم:2406، سلسلة الصحيحة، رقم:888.

❷ سنن الترمذی، أبواب الزهد، رقم: 2317، سنن ابن ماجة، رقم: 3976۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کے اسلام کی خوبی ہے کہ ان چیزوں کو چھوڑ دے جو اس کے کام کی نہیں ہیں۔''

نکاح کی ترغیب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ (النساء: 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس ان عورتوں میں سے جو تمھیں اچھی لگیں نکاح کرو۔''

حدیث 18

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کرنے کے لیے مالی طاقت ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا عمل ہے اور جو کوئی نکاح کی بوجہ غربت طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی خواہشات نفسانی کو توڑ دے گا۔''

[1] صحیح البخاری، کتاب النکاح، رقم: 5066، صحیح مسلم، رقم: 3400.

کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اہل بیت کا احترام کرو

حدیث 19

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَآءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ، وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَاُجِيبَ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ؛ اَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللّٰهِ، فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ. فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: وَاَهْلُ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي.))[1]

''اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن خم نامی کنواں پر ہمیں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے تو آپ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: حمد وثناء کے بعد، اے لوگو! سنو! میں بس ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا ایلچی (موت کا فرشتہ) میرے پاس آ جائے اور میں اس کو لبیک کہوں، میں تم میں دو بڑی رحم اور عظمت والی چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ان میں پہلی اللہ کی کتاب ہے، جس میں ہدایت اور روشنی ہے، سو اللہ کی کتاب کی پابندی کرنا اور اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ تو آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے پر آمادہ کیا اور اس کی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: اور میرا خاندان میں تمہیں اپنے اہل بیت کے

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6225.

بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں تو حصین نے ان سے پوچھا، آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ اے زید! کیا آپ کی بیویاں، آپ کے اہل بیت میں داخل نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ کی بیویاں، آپ کا اہل بیت ہیں، لیکن (یہاں) آپ کے اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں، جو آپ کے بعد صدقہ سے محروم ہو گئے ہیں، حصین نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ جواب دیا، وہ حضرت علی کی اولاد، عقیل کی اولاد، جعفر کی اولاد اور عباس کی اولاد ہیں، حصین نے پوچھا، یہ سب صدقہ سے محروم ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔''

اتباعِ سنت کی وصیت

حدیث 20

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ وَحُجْرِ بْنِ حُجْرٍ قَالَا: أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؀﴾ (التوبة: 92)، فَسَلَّمْنَا، وَقُلْنَا: أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ، فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ! فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي

فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ؛ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.)) [1]

''اور حضرت عبد الرحمٰن بن عمرو السلمی اور حضرت حجر بن حجر فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرباض رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ﴾ (التوبة : 92) سلام کے بعد ہم نے کہا: ہم آپ کی زیارت کرنے، حال پوچھنے اور دین کے بارے میں کچھ حاصل کرنے آئے ہیں۔ حضرت عرباض رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت آموز وعظ کیا، جس سے آنکھیں اشک بار ہوگئیں اور دل (اللہ کے خوف سے) ڈرنے لگے۔ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو ایسی باتیں ہیں جنہیں کوئی الوداع کرتے وقت کہتا ہے، پس آپ ہم سے کیا عہد و پیمان لیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اطاعت و فرمانبرداری کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ (تمہارا امیر) کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ پس میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا، پس (اس وقت) تم میری سنت اور میرے ہدایت

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب السنة، رقم: 4607، سنن ابن ماجة، رقم: 42، سنن ترمذي، رقم: 3676۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، اسے مضبوطی سے تھام لینا اور اپنی ڈاڑھوں سے پکڑ لینا اور نئے نئے کاموں سے پرہیز کرنا، اس لیے کہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ایک عظیم الشان وصیت

حدیث 21

((وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: اَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ ﷺ بِسَبْعٍ: اَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاكِیْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنِیْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِیْ ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَیْئًا ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَا اَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ .))[1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرے خلیل نے مجھے سات چیزوں کا حکم دیا، آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب ہوا کرو، آپ ﷺ مجھے حکم دیا کہ میں اپنے سے کم تر افراد کی طرف دیکھوں اور اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھوں، آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں صلہ رحمی کروں، اگرچہ وہ پیٹھ پھیر رہی ہو، آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں، آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ حق کہوں، اگرچہ وہ کڑوا ہو، آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی

[1] مسند أحمد: 159/5۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الإسناد'' قرار دیا ہے۔

ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں کثرت سے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کا ذکر کروں، کیونکہ یہ عرش کے نیچے موجود ایک خزانے میں سے ہیں۔

اللہ سے ڈرنے اور حسن اخلاق کی وصیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرة : 83)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

حدیث 22

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اتَّقِ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جہاں بھی رہے اللہ سے ڈر، برائی کے پیچھے نیکی کو لگا، یہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔''

سچائی کی ترغیب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝۶۹﴾ (النساء : 69)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے، تو وہ ایسے

[1] سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: 1987، المشكاة، رقم: 5083۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، (یعنی) انبیاء، صدیقین، شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ، اور یہ لوگ اچھے رفیق ہوں گے۔''

حدیث 23

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ؛ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ، وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا.))[1]

''اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سچائی کو لازم پکڑو، کیونکہ سچائی نیکی و وفاداری کے راستے پر ڈال دیتی ہے اور نیک کرداری جنت تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی ہی کو اختیار کر لیتا ہے، حتی کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور تم جھوٹ بولنے سے بچتے رہے، کیونکہ جھوٹ بدکاری کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور بدکرداری دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کو اختیار کر لیتا ہے، حتی کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔''

مصیبت کے وقت صبر کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6639.

مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝﴾ (البقرة : 155 تا 157)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم تمھیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ وہ لوگ کہ جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے رب کی طرف بخشش اور رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

حدیث 24

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَابًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، أَوْ كَشَفَ سِتْرًا فَإِذَا النَّاسُ يُصَلُّونَ وَرَاءَ أَبِي بَكْرٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا رَأَى مِنْ حُسْنِ حَالِهِمْ رَجَاءَ أَنْ يَخْلُفَهُ اللّٰهُ فِيهِمْ بِالَّذِي رَآهُمْ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَيُّمَا أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَلْيَتَعَزَّ بِمُصِيبَتِهِ بِي عَنِ الْمُصِيبَةِ الَّتِي تُصِيبُهُ بِغَيْرِي، فَإِنَّ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي لَنْ يُصَابَ بِمُصِيبَةٍ بَعْدِي أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ مُصِيبَتِي .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (مرض الموت میں) رسول اللہ ﷺ نے اپنے اور لوگوں کے درمیان حائل ایک دروازہ کھولا یا پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کا عمدہ حال دیکھ کر اللہ کی حمد بیان کی اور امید ظاہر کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، رقم: 1599، سلسلة الصحيحة، رقم: 1106.

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان میں اسی حالت پر برقرار رکھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! لوگوں میں سے یا مومنوں میں سے جس آدمی کو کوئی تکلیف پہنچے وہ میری تکلیف کو یاد کرکے صبر کرے، میرے بعد میری امت میں سے کسی کو بھی میرے جیسی سخت مصیبت نہیں آئے گی۔''

حقیقی غنا طلب کرو

حدیث 25

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: یَا أَیُّهَا النَّاسُ، إِنَّ الْغِنٰی لَیْسَ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُوْفِي عَبْدَهٗ مَا كَتَبَ لَهٗ مِنَ الرِّزْقِ فَأَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ، وَدَعُوْا مَا حَرَمَ.))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! زیادہ مال ومتاع والا شخص غنی نہیں ہوتا، بلکہ غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے لیے جو رزق لکھا ہے وہ پورے کا پورا اسے دے گا، پس تم میانہ روی اور اچھے طریقے کے ساتھ اسے طلب کرو، جو حلال ہے اسے لے لو اور جو حرام ہے اسے چھوڑ دو۔''

جو لوگوں کے پاس ہے، اس کی طرف مت دیکھو

حدیث 26

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰی

[1] مسند ابویعلی، رقم: 6583۔ محقق نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِیْ وَأَوْجِزْ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: عَلَيْكَ بِالْإِيَاسِ مِمَّا فِی اَيْدِیْ النَّاسِ .)) ❶

’’اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی مختصر وصیت کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تو اس چیز سے لاتعلق ہوجا جو لوگوں کے پاس ہے۔‘‘

دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو

حدیث 27

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِی اللّٰهُ وَأَحَبَّنِی النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ازْهَدْ فِی الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِی أَيْدِی النَّاسِ يُحِبُّوكَ .)) ❷

’’اور حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جب میں اس پر عمل پیرا ہوجاؤں تو اللہ مجھ سے محبت کرنے لگ جائے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہوجا تو اللہ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے، اس سے منہ موڑ لے تو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔‘‘

---

❶ مستدرك حاكم: 362/4۔ حاکم نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجة، كتاب الذهد، رقم: 4102، سلسلة الصحيحة، رقم: 944.

سادگی اختیار کرو

حدیث 28

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ ، فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ .))❶

''اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن کی طرف روانہ کیا تو ارشاد فرمایا: بہت زیادہ عیش وعشرت کی زندگی سے بچنا، کیونکہ اللہ کے بندے (دنیاوی) ناز ونعمت والے نہیں ہوتے۔''

امانت لٹاؤ خیانت نہ کرو

حدیث 29

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ ائْتَمَنَكَ ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ .))❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تجھے امانت دے اس کی امانت کو اسی طرح لوٹاؤ، اور جو تیرے ساتھ خیانت کرے تو اس سے خیانت نہ کر۔''

---

❶ مسند احمد: 244/5۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔
❷ سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، رقم: 3535۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

دنیا میں اجنبی اور مسافر کی طرح رہو

حدیث 30

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ.)) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے کو پکڑا اور ارشاد فرمایا: دنیا میں ایک اجنبی اور راہ چلتے ہوئے مسافر کی طرح رہو۔''

طلبائے علم سے حسن سلوک سے پیش آ ؤ

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ: مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاقْنُوهُمْ قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا اقْنُوهُمْ؟ قَالَ: عَلِّمُوهُمْ.)) [2]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس لوگ آئیں گے جو علم حاصل کرنا چاہیں گے۔ جب تم ان کو دیکھو تو انہیں خوش آمدید کہو، اور رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی وجہ سے ان کو قابل ذخیرہ چیز دے دو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حکم سے پوچھا کہ ان کو

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: 6416.

[2] سنن ابن ماجه، المقدمة، رقم: 247، سلسلة الصحيحة، رقم: 280.

کون سی چیز دیں تو فرمایا: علم۔"

پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴾ (ابراهيم : 34)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انھیں شمار نہ کر سکو گے۔ بے شک انسان بڑا ظالم، نہایت ناشکرا ہے۔"

حدیث 32

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ؛ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.)) [1]

"اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے صحت کو، فقیری سے پہلے آسودہ حالی کو، مشغولیت سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔"

ان کلمات کو مضبوطی سے پکڑ لو

حدیث 33

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يَأْخُذُ

[1] مستدرك الحاكم: 341/4۔ حاکم نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

عَـنِّـی هَــؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ ، أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَـقَـالَ أَبُـو هُـرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ: اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰـهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ ، وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا ، وَأَحِـبَّ لِـلـنَّـاسِ مَـا تُـحِـبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا ، وَلَا تُكْثِرْ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ .))[1]

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون مجھ سے یہ کلمات لے گا اور ان پر عمل کرے گا یا آگے اس کو سکھائے گا جو ان پر عمل کرنے والا ہو؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تیار ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزوں کو شمار کیا اور ارشاد فرمایا: حرام چیزوں سے بچ، تو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والا بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں جو لکھا ہے اس پر راضی ہو جا تو لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جائے گا۔ اپنے ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ تو مومن بن جائے گا تو لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو مسلمان بن جائے گا اور زیادہ ہنسا نہ کر اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔‘‘

غلو سے بچو

حدیث 34

((وَعَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّـهُ قَالَ: يَا

[1] سنن الترمذی، ابواب الزهد، رقم: 2305، سلسلة الصحيحة، رقم: 930.

أَيُّهَا النَّاسُ! إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ؛ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ.)) ❶

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! دین میں غلو اختیار کرنے سے بچو، کیونکہ اسی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔''

سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝﴾ (النساء: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ جلد دہکتی آگ میں داخل ہوں گے۔''

حدیث 35

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.)) ❷

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات

❶ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، رقم: 3029، سلسلة الصحيحة، رقم: 1283.
❷ صحيح بخاري، كتاب الوصايا، رقم: 2766، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 262.

گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں، بچتے رہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ جانا، پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔"

کبیرہ گناہوں سے بچو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النساء : 48)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ (یہ گناہ) نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور وہ اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، اس نے جھوٹ گھڑا اور بڑے گناہ کا کام کیا۔"

حدیث 36

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صلی اللہ علیہ وسلم: أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَلَا تَشْرَبْ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.)) [1]

"اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دلی دوست حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی: تو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، اگرچہ تجھے کاٹ دیا

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، رقم: 4034، المشكاة، رقم: 57۔ محدث البانی نے اسے "حسن" کہا ہے۔

جائے یا جلا دیا جائے اور فرضی نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا، کیونکہ جس نے جان بوجھ کر فرضی نماز چھوڑی اس سے (اللہ کی حفاظت کا) ذمہ ختم ہو جاتا ہے اور شراب نہ پینا اس لیے کہ وہ ہر برائی کی چابی ہے۔''

بغض مت رکھو

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے دشمنی اور بغض رکھنے سے بچو اس لیے کہ یہ دونوں چیزیں باہمی قطع تعلقی کر دیتی ہیں یا اجر وثواب مٹا دیتی ہیں۔''

مظلوم کی بددعا سے بچو

حدیث 38

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، وَإِنْ كَانَ كَافِرًا، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُونَ اللّٰهِ.)) [2]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو اگرچہ وہ کافر ہی ہو، اس لیے کہ مظلوم کی پکار اور اللہ کے

[1] سنن الترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2508، المشكاة، رقم: 5041۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] صحيح الجامع الصغير، رقم: 2682.

درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔‘‘

راستے کے آداب کا لحاظ رکھو

حدیث 39

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيسَ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ، وَالصَّلَاةَ عَلَيْهَا؛ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ، وَقَضَاءَ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مِنَ الْمَلَاعِنِ.)) [1]

’’اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: راستے کے درمیان رات کے وقت پڑاؤ ڈالنے اور نماز پڑھنے سے بچو اس لیے کہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہے اور راستے میں پیشاب و پاخانہ کرنے سے بچو کیونکہ یہ لعنت کا سبب بنتا ہے۔‘‘

بدگمانی سے بچو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲ ﴾

(الحجرات: 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بہت سے گمان سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور نہ جاسوسی کرو اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی

---

[1] سنن ابن ماجة، المقدمة، رقم: 329، سلسلة الصحيحة، رقم: 2433.

غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے، جب کہ وہ مردہ ہو، سوتم اسے نا پسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَكُوْنُوْا إِخْوَانًا.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے (اور لوگوں کے رازوں کی کھود کرید نہ کیا کرو اور نہ (لوگوں کی نجی گفتگوؤں کو) کان لگا کر سنو، آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو۔''

جھوٹی حدیث بنانے کا انجام

حدیث 41

((وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ: إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَنِّي، فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلْيَقُلْ حَقًّا أَوْ صِدْقًا، وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ.)) [2]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب النكاح، رقم: 5143، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6536.

[2] سنن ابن ماجة، المقدمة، رقم: 35، سلسلة الصحيحة، رقم: 1753.

''اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری طرف سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے بچو۔ جو کوئی میری طرف سے کوئی بات کرے، پس وہ حق اور سچ بات کرے اور جس نے میری طرف سے کوئی ایسی بات کی جو میں نے نہ کہی تھی تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم سمجھنا چاہیے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرستِ احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.